سوال

(528) ظہر اور عصر کی نمازوں میں مقتدی کا فاتحہ کے بعد سورت پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ظہر اور عصر کی نمازوں میں امام قرأت نہیں کرتا بلکہ خاموشی سے امامت کرتا ہے ان نمازوں میں مقتدیوں کو سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنی چاہیے یا کہ سورۃ فاتحہ کے بعد خاموش کھڑے ہو کر امام کے رکوع جانے کا انتظار کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سرّی نمازوں میں ''فاتحہ'' کے علاوہ قرأت کے اضافہ کا جواز ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت واضح طور پر اس کی دلیل ہے۔ مشکوۃ مع المرعاۃ: ۶۰۲/۱

اور مؤطا امام مالک میں حضرت عبدا بن عمر رضی اللہ عنہما کا فعل بایں الفاظ مروی ہے:

'كَانَ يَقرَأُ فِي الاَربَعِ جَمِيعًا فِي كُلِّ رَكعَةٍ بِأُمِّ القُرآنِ ، وَسُورَةٍ مِّنَ القُرآنِ' مؤطا امام مالک ، القِرَاءَةُ فِي المَغرِبِ وَالعِشَاءِ ، رقم: ۲۶۰

یعنی ''ابن عمر رضی اللہ عنہما چار رکعتی نماز کی ہر رکعت میں فاتحہ اور مزید کوئی سورت پڑھتے تھے۔''

ظاہر یہ ہے کہ یہ معاملہ فرائض کا ہے، جس طرح کہ امام محمد رحمہ اللہ کی روایت میں تصریح موجود ہے:

'فِي الاَربَعِ جَمِيعًا مِنَ الظُّهرِ ، وَالعَصرِ'

اور صاحب ''المرعاۃ'' فرماتے ہیں:

'فَالظَّاهِرُ اَنَّهٗ يَجُوزُ الزِّيَادَةُ عَلَى الفَاتِحَةِ فِي الاُخرَيَينِ مِن غَيرِ كَرَاهَةٍ' (۶۰۰/۱)

نیز امام شافعی رحمہ اللہ جدید قول کے مطابق اور امام مالک واحد; نے بھی جواز کو اختیار کیا ہے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :465

محدث فتویٰ